سوال

(198)بے نمازی کو سلام کرنا چاہیے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بے نمازی کو سلام کرنا چاہیے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بے نمازی فاسق ہے اس کو ابتداء نہیں سلام کرنا چاہیے ، ہاں اگر دینی یا دنیوی فتنہ کا اندیشہ ہو تو فاسق اور بدعتی کو ابتداء سلام کرنا جائز ہے ۔ لیکن اگر فاسق یا بدعتی سلام کی ابتدا کرتے تو سلام کو جواب بہرحال دے دینا چاہیے ۔ امام بخاری اپنی صحیح (1 23)میں فرماتے ہیں ''باب من لم یسلم علی من اقترف ذنبا ،،الخ حافظ لکھتے ہین : ''وَقَدْ ذَهَبَ الْجُمْهُورُ إِلَى أَنَّهُ لَا يُسَلَّمُ عَلَى الْفَاسِقِ وَلَا الْمُبْتَدِعِ قَالَ النَّوَوِيُّ فَإِنِ اضْطُرَّ إِلَى السَّلَامِ بِأَنْ خَافَ تَرَتُّبَ مَفْسَدَةٍ فِي دِينٍ أَوْ دُنْيَا إِنْ لَمْ يُسَلِّمْ سلم وَكَذَا قَالَ بن الْعَرَبِيِّ وَزَادَ وَيَنْوِي أَنَّ السَّلَامَ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى فَكَأَنَّهُ قَالَ اللَّهُ رَقِيبٌ عَلَيْكُمْ وَقَالَ الْمُهَلَّبُ تَرْكُ السَّلَامِ عَلَى أَهْلِ الْمَعَاصِي سُنَّةٌ مَاضِيَةٌ وَبِهِ قَالَ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَهْلِ الْبِدَعِ وحكى بن رُشْدٍ قَالَ قَالَ مَالِكٌ لَا يُسَلَّمُ عَلَى أَهْلِ الْأَهْوَاءِ ،، (فتح الباری : (7/40

(محدث دہلی ج : 8 ش : 8 شوال 1358ھ دسمبر 1940ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 315